# ایک طرف سے دکان دوسری طرف سے محنت کے ساتھ شرکت کرنے کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-690 تاریخ:16-08-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا بھائی موٹر سائیکل مکینک ہے ، میں نے اپنے بھائی کے ساتھ پارٹنرشپ کا یوں معاہدہ کیا کہ میری ایک دکان ہے تم اس میں بیٹھ کر بائیک مکینک کا کام کرو، اس کے اوزار بھی تمہارے پاس ہیں اور تم یہ کام کرنا بھی جانتے ہو۔ میں نہ ہی تمہارے کام میں کسی قسم کی کوئی مداخلت کروں گا نہ ہی تمہارے ساتھ کام کروں گا البتہ ہر مہینے کے آخر میں ہم حساب کتاب کریں گے ، دکان کے اخراجات جیسے بجلی کا بل وغیرہ نکال کر جو بچے گا، اس کا 30 فیصد نفع میں لے لوں گا اور 70 فیصد نفع تم لے لینا۔ میرا بھائی بھی اس پر راضی ہو گیا اور ہم نے یہ کام شروع کر دیا۔ اس کام کو شروع کئے ہوئے تقریباً ابھی ایک ماہ ہی ہوا تھا کہ ہمیں کسی نے بتایا ہے کہ اس انداز پر پارٹنر شپ کرنا تو جائز نہیں ہے، آپ چاہو تو اس پر شرعی رہنمائی لے لو۔

آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا واقعی ہماری یہ پارٹنر شپ ناجائز طریقے پر تھی ؟ اگر ایسا ہی ہے تو اس کا کوئی جائز حل بھی ارشاد فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق دو لوگوں کا اس طرح شرکت کرنا کہ ان میں سے ایک شخص کی جانب سے کسی چیز مثلاً سواری یا دکان کی منفعت ہو اور دوسرا اس چیز کے ذریعے لوگوں کو سروس فراہم کرے اور اس کے نتیجے میں حاصل ہونے والا نفع طے شدہ فیصد کے اعتبار سے تقسیم ہو جائے، یہ شرکتِ فاسدہ کی صورت ہے اور ایسی شرکت کرنا شرعاً جائز نہیں۔

پوچھی گئی صورت میں چونکہ ایک جانب سے دکان کی منفعت اور دوسری جانب سے عمل ہے، تو یہ

بھی شرکتِ فاسدہ ہی کی صورت ہے، لہٰذا فریقین پر لازم ہے کہ اس ناجائز معاہدے کو ختم کر کے اس گناہ سے توبہ کریں۔ ایک مہینے میں آپ کے بھائی نے اس دکان میں جو کام کیا ہے اُس سے حاصل ہونے والا سارا نفع آپ کے بھائی کا ہے اور دکان کے بل وغیرہ کے اخراجات بھی آپ کے بھائی پر آئیں گے۔ ہاں! آپ کو دکان کی ایک ماہ کی اجرتِ مثل یعنی واجبی کرایہ ملے گا۔

اس کا جائز ایک حل یہ ہے کہ آپ اپنی دکان بھائی کو ماہانہ طے شدہ کرایہ پر دے دیں۔ اس صورت میں کام سے ہونے والا سارا نفع و نقصان آپ کے بھائی کا ہی ہوگا۔ آپ کو دکان کا طے شدہ کرایہ ملے گا۔

دوسرا حل یہ ہے کہ آپ اپنے کام نہ کرنے کی شرط ختم کر دیں اور یہ معاہدہ کریں کہ آپ بھی اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ کام کریں گے، ایسی صورت میں شرکتِ عمل پائی جائے گی اور شرکتِ عمل کے اصولوں کی روشنی میں مطلوبہ مقاصد کے تحت یہ معاہدہ جائز ہو سکتا ہے۔

**اپنا جانور دوسرے کو دیا کہ کام میں استعمال کرو، جو نفع ہوگا آدھا آدھا تو یہ شرکت ناجائز ہوگی، اس صورت میں نفع عامل کا ہوگا اور جانور کے مالک کو اس کی اجرتِ مثل ملے گی۔** جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں ہے: ”اذا دفع الرجل الی رجل دابة لیعمل علیها ویؤاجرها علی أن ما رزق اللہ تعالی من شیء، فهو بینهما، فإن أجر العامل الدابة من الناس وأخذ الأجر، كان الأجر كله لرب الدابة، وللعامل أجر مثل عمله. **وإن كان لا یؤاجر الدابة من الناس وإنما یتقبل الأعمال من الناس ثم یستعمل الدابة في ذلک، فإن الأجر یكون للعامل وعلى العامل أجر مثل الدابة هكذا في المحیط**“ ترجمہ: ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنا جانور دیا تاکہ اس پر کام کرے اور اسے کرایہ پر دے، اس شرط پر کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی رزق دے، وہ ان دونوں کے درمیان تقسیم ہوگا۔ اگر کام کرنے والا لوگوں کو صرف جانور کرایہ پر دے اور اجرت لے، تو وہ پوری اجرت جانور کے مالک کی ہوگی، اور عامل کو اس کے اپنے کام کی اجرت مثل ملے گی۔ اور اگر وہ لوگوں کو جانور کرایہ پر نہیں دیتا، بلکہ وہ لوگوں سے کام وصول کرتا ہے پھر اس کام میں جانور کو استعمال کرتا ہے، تو وہ اجرت عامل کی ہوگی، اور عامل پر جانور کی اجرتِ مثل لازم ہوگی، اسی طرح محیط میں ہے۔

**(فتاوی ہندیه، جلد 04، صفحه 503، دار الکتب العلمیه، بیروت)**

الذخیرۃ البرہانیہ میں اس مسئلہ کی علت بیان کرتے ہوئے فرمایا:”لانه اذا تقبل الاعمال من الناس فما یاخذ من الاجر یکون بدل عمله لا بدل منافع دابته۔۔۔فیکون له **وعلیه اجر مثل الدابة لانه استعمل دابة الغیر باذنه ببدل مجهول**“ترجمہ: کیونکہ جب عامل لوگوں سے کام وصول کرے گا تو حاصل ہونے والی اجرت اس عامل کے عمل کا بدلہ ہوگی نہ کہ جانور کے منافع کا عوض لہٰذا نفع عامل کا ہوگا اور عامل پر جانور کی اجرتِ مثل لازم ہوگی کیونکہ اس نے دوسرے کے جانور کو اس کی اجازت سے مجہول عوض کے بدلے استعمال کیا ہے۔

**(الذخیرۃ البرہانیہ، جلد11، صفحہ513، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ملتقطا)**

دکان کے نفع میں شرکت کا حکم سواری کے نفع میں شرکت کرنے کی طرح ہے چنانچہ مجلۃ الاحکام العدلیہ میں ہے:”والدکان کالدابة“ ترجمہ: دکان(کے نفع میں شرکت کا حکم) سواری(کے نفع میں شرکت کرنے) کی طرح ہے۔

**(مجلۃ الاحکام العدلیہ، صفحہ257، مطبوعہ کراچی)**

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں:”یوں(شرکت) ہوئی کہ ایک کے اوزار ہوں گے اور دوسرا کام کریگا تو یہ شرکت ناجائز ہے۔“

**(بہارِ شریعت، جلد02، صفحہ509، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــــــــــــہ**

**ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی**

21صفر المظفر1447ھ/16اگست2025ء



نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دارالافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com